انفاق فی سبیل اللہ قرآن اور سنت کی روشنی میں

محمود طاہر

ریسرچ اسکالر: شعبہ اصول الدین، جامعہ کراچی

SUMMARY

With the name of ALLAH, the most merciful, the most beneficent. The holy Prophet, HAZRAT MUHAMMAD MUSTAFA (Peace Be upon Him) Says:

"The entire creature is like the "family of ALLAH". The most beloved to ALLAH is that person, who does well to the: family of ALLAH".\if we think over it deeply, it will be revealed to us that there is no epithet other than serving the creature, which creates stability in a society. In fact, it is the most favorite and desirable act to ALLAH to serve to help and support the weak, support less and oppressed people of a society.

Besides, the people who beg alms in spite of having power and capacity to earn by working, this act of them has been strongly condemned and regarded as extremely unfair.

THE HOLY PROPHET, HAZRAT MUHAMMAD MUSTAFA (Peace be Upon Him) says:

One who begs needlessly, in fact, he accumulates the

fire of hell for himself. THE HOLY PROPHET further says: I give him guarantee of paradise, one who gives me guarantee that he will not beg alms.

انسانی معاشرہ لوگوں سے تشکیل پاتا ہے جب لوگ آپس میں مل جل کر ایک ساتھ رہتے ہیں اٹھنا بیٹھنا کھانا پینا ایک ساتھ ہوتا ہے اور ہر ایک کے معاملات ایک دوسرے کے ساتھ ملے ہوئے ہوتے ہیں تو اس کو ہم انسانی معاشرے کا نام دیتے ہیں اور اس انسانی معاشرے میں تمام انسانوں کی صلاحیتیں برابر نہیں ہوتیں کسی میں زیادہ صلاحیت ہوتی ہے اور کسی میں کم صلاحیت ہوتی ہے اور بعض میں تو وہ صلاحیت ہی نہیں ہوتی جس کو بروئے کار لا کر وہ اپنی زندگی کا سفر طے کر سکے اور اپنی جائز ضروریات زندگی پوری کر سکے تو اللہ تعالیٰ نے ہمیں ایسے کم صلاحیت والے افراد پر اپنا مال خرچ کرنے کا حکم دیا ہے تاکہ وہ بھی اپنی زندگی کی جائز ضروریات پورا کر سکیں اور اپنے پاؤں پر کھڑے ہونے کی کوشش کریں تو ایسے لوگوں کے لئے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ

الذین ینفقون اموالهم فی سبیل الله ثم لا یتبعون ما انفقوا مناً و لا أذیً لهم اجرهم عند ربهم و لا خوف علیهم و لا هم یحزنون ٥

ترجمہ: جو لوگ اللہ کی راہ میں اپنا مال خرچ کرتے ہیں پھر اپنے خرچ کئے ہوئے کے پیچھے نہ احسان جتاتے ہیں اور نہ اذیت دیتے ہیں ان کے لئے ان کے رب کے پاس ان کا اجر ہے اور روز قیامت ان پر نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہونگے۔

یہاں یہ بات واضح کردی گی ہے کہ جو لوگ غریب مسکین محتاج کی مدد اور اعانت کرتے ہیں وہ نہ تو احسان جتلاتے ہیں اور نہ ہی ان کو اس احسان کا طعنہ دے کر اذیت دیتے ہیں مگر وہ لوگ اپنا مال صرف اور صرف اجر پانے کے لئے خرچ کرتے ہیں اللہ تعالیٰ نے زکوٰۃ کے علاوہ بھی خرچ کرنے کا حکم فرمایا ہے جیسا کہ فرمان الٰہی ہے:

وفی اموالهم حق للسائل والمحروم (الذریٰت) ٥

ترجمہ: اور ان کے اموال میں سائل اور محروم (سب حاجتمندوں) کا حق مقرر ہے۔

فقر و فاقہ

فقر و فاقہ سوسائٹی کے امن و امان کے لئے خطرناک ہے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ:

میں حیران ہوں کہ جس شخص کے گھر میں کھانے کے لئے خوراک نہ ہو وہ کس طرح اپنی تلوار سونت کر لوگوں کے

خلاف نکل کھڑا نہیں ہوگا۔

ہم دیکھتے ہیں کہ ہمارے معاشرے کا چین اور سکون فقر و فاقہ کی وجہ سے چھن گیا ہے لوٹ گھسوٹ کا بازار گرم ہے اور چوری عام ہے لوگ نہ گھروں میں محفوظ ہیں اور نہ ہی راستوں میں یہ سب کچھ فقر و فاقہ ہی کی وجہ سے ہے صرف یہ ہی نہیں بعض اوقات عسرت و تنگدستی میاں بیوی میں بھی تفریق کا باعث بن جاتی ہے اسی طرح فقر و فاقہ اکثر اوقات کسی کنبے کے افراد کے باہمی تعلقات کو خراب کر دیتے ہیں بلکہ ان کے رشتوں میں سے محبت و مودت کو منقطع کر دیتے ہیں۔

عرب میں جاہلیت کے دور میں لوگ غربت و تنگدستی کیوجہ سے یا آنے والی تنگدستی کے خوف سے اپنے جگر گوشوں کو مار ڈالتے تھے اور ایسے لوگوں کی اللہ تعالیٰ نے پر زور مذمت کی ہے اور ان کو متنبہ کیا ہے کہ:

ترجمہ: اور قتل نہ کرو اپنی اولاد کو مفلسی کے ڈر سے ہم ہی رزق دیتے ہیں تم کو بھی ان کو بھی اللہ تعالیٰ نے ایک اور جگہ ارشاد فرمایا ہے کہ:

ولا تقتلو اولادکم خشیة املاق نحن نرزقهم وإیاکم إن قتلهم کان خطاءً کبیراo

ترجمہ: اور قتل نہ کرو اپنی اولاد کو مفلسی کے ڈر سے ہم ہی رزق دیتے ہیں تم کو بھی ان کو بھی بے شک ان کا قتل کرنا بہت بڑا جرم ہے۔

معاشرے کو قتل و غارت گری سے بچانے کے لئے اہل ثروت لوگوں کو اپنا کردار ادا کرنا چاہیے اور یہ ان کا دینی فریضہ بھی ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ:

وانفقوا ممار زقناکم.

ترجمہ: جو کچھ مال و متاع ہم نے تم کو عطا کیا ہے اس میں سے خرچ کرو۔

اور جو لوگ مال خرچ نہیں کرتے بلکہ اپنا مال جمع کرتے رہتے ہیں اس کے کئی نقصانات ہیں ایک تو یہ کہ مال چند لوگوں کی الماریوں کی زینت بن کر رہ جاتا ہے اور معاشرے میں پیسے کی ریل پیل کم ہو جاتی ہے اور معاشرے میں فقر وفاقہ تیزی سے بڑھتا ہوا نظر آتا ہے اور اس کے ساتھ معاشرے میں بے چینی کا ماحول سر اٹھاتا ہے اور لوگ اپنی جائز ضروریاتِ زندگی پوری کرنے کے لئے غلط راستہ اختیار کرتے ہیں

اللہ تعالیٰ نے ایسے مال جمع کرنے والوں کے لئے ارشاد فرمایا ہے کہ:

الذی جمع مالاًو عدده یحسب اَن ماله اخلد کلا لینمزن فی الحطمة.

ترجمہ: (تباہی ہے اس شخص کے لئے) جس نے مال جمع کیا اور اسے گن گن کر رکھا وہ سمجھتا ہے کہ

اس کی دولت اسے ہمیشہ زندہ رکھے گی ہرگز نہیں وہ حطمہ میں پھینک دیا جائے گا۔

اسکے علاوہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ:

والذین یکفذون الذھب والفضۃ ولا ینفقونھا فی سبیل اللّٰہ فبشرھم بعذاب الیم ○

ترجمہ: اور جولوگ سونا اور چاندی کا ذخیرہ کرتے ہیں اور اسے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے تو انہیں دردناک عذاب کی خوشخبری سنادو۔

حرص اور بخل کی مذمت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث مبارکہ ہے کہ جسے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنھما نے روایت کیا ہے:

کہ: رسول اللہ ﷺ نے خطبہ دیا اور ارشاد فرمایا:

اپنے آپ کو حرص اور بخل سے بچاؤ تم سے پہلے لوگ اسی وجہ سے ہلاک ہوئے حرص نے ان کو حکم دیا تو وہ بخل کرنے لگے۔ قطع رحمی کا حکم دیا تو قرابت توڑلی اور جو بدکاری کا حکم دیا تو بدکاری کرنے لگے

ایک اور حدیث جسے حضرتِ اسماءبنتِ ابی بکر رضی اللہ عنھما بیان فرماتیں ہیں کہ:

میں نے کہا اے اللہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس بس یہی ہوتا ہے جو میرے شوہر زبیر گھر لے آئیں کیا میں اس میں سے دے دیا کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اسماء دو اور باندھ باندھ کر نہ رکھا کرو ورنہ تم پر بھی تمہارا رزق باندھ دیا جائے گا۔

وہ ہی لوگ حرص وبخل سے نجات پاتے ہیں جو مال ودولت کی محبت کے اسیر نہیں ہوتے۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ:

ومن یوق شح نفسہ فاولئک ھم المفلحون ○

ترجمہ: جو اپنے نفس کے بخل سے بچالیا جائے سو وہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔

مال خرچ کرنے کی ترغیب

جو مال ودولت لوگوں کے پاس ہے حقیقت میں وہ اللہ تعالیٰ کا دیا ہوا مال ہے اس کے فضل وکرم سے انسان نے یہ مال حاصل کیا ہے اور یہ مال انسان کی تمام چیرون سے زیادہ محبوب ترین چیز ہے اور اللہ تعالیٰ نے محبوب ترین چیز کو خرچ کرنے کا حکم دیا ہے اور فرمایا ہے کہ:

تم اس وقت تک نیکی کے قریب بھی نہیں پہنچ سکتے جب تک اپنی محبوب ترین چیز کو اللہ کی راہ میں خرچ نہ کرو۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ:

لن تنالوا البر حتیٰ تنفقوا مما تحبون وماتنفقوا من شیء فا ء ن اللّٰہ بہ علیمo

ترجمہ: تم نیکی کو ہرگز نہیں پا سکتے جب تک تم اس میں سے خرچ نہ کرو جو تمہیں سب سے زیادہ پسندیدہ ہو اور جو تم خرچ کرو گے اللہ کو معلوم ہے۔

ایک اور جگہ اللہ تعالیٰ نے صدقہ اور خیرات کرنے کی ترغیب دیتے ہوئے فرمایا ہے کہ:

اِن المصدقین ولمصدقتِ واقرضو اللّٰہ قرضاً حسنا یضٰعف لھم ولھم اجر کریم.

ترجمہ: بیشک صدقہ دینے والے مرد اور صدقہ وخیرات دینے والی عورتیں اور جنہوں نے اللہ کو قرض حسنہ کے طور پر قرض دیا ان کے لئے کئی گنا بڑھا دیا جائے گا اور ان کے لئے بڑی عزت والا ثواب ہوگا۔

صدقہ وخیرات پر انحصار

علامہ یوسف القرضاوی لکھتے ہیں کہ:

بعض لوگ کسی قسم کی محنت ومشقت نہیں کرتے کوئی کام کرنے یا تلاش معاش میں زمین کے مختلف حصوں میں جانے سے گریز کرتے ہیں اور دوسروں کے دیئے ہوئے صدقہ اور خیرات پر انحصار کرتے ہیں وہ دوسروں سے سوال کرنے کو اپنے لئے مباح سمجھتے ہیں باوجود اس کے کہ سوال کرنے میں ایک قسم کی ذلت ورسوائی ہے وہ جسمانی لحاظ سے بالکل ٹھیک ٹھاک ہوتے ہوئے بھی دوسروں کے سامنے دست سوال دراز کرنے سے نہیں ہچکچاتے ایسے لوگ مسلمان ملکوں میں اکثر پائے جاتے ہیں ان لوگوں کے بارے میں اسلام نے واضح طور پر کہا ہے کہ جب تک وہ طاقتور ہیں اور کمانے کی استطاعت رکھتے ہیں وہ ہرگز زکوٰۃ وخیرات لینے کے حقدار نہیں ہیں سنن ابوداؤد میں عبداللہ بن عدی بن خیار سے منقول ہے کہ مجھے دو آدمیوں نے بتایا کہ وہ دونوں حجۃ الوداع کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم صدقہ تقسیم فرمارہے تھے ان دونوں نے بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا سوال کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اوپر سے نیچے سر سے پاؤں تک دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ ہم طاقتور ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم چاہو تو میں تمہیں دے دیتا ہوں مگر حقیقت میں اس میں غنی اور طاقتور کما کھا سکنے والے کا کوئی حصہ نہیں۔

اسی طرح ایک اور روایت حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بر سر منبر فرمایا جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم صدقہ اور اس سے بچنے کی فضیلت اور سوال کرنے کی مذمت بیان کررہے تھے آپ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

الید العلیا خیر من الید السفلیٰ.

ترجمہ: اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔

لانَ الید العلیا المنفقۃ وُ السفلیٰ السائلۃ.

ترجمہ: کیونکہ اوپر والا ہاتھ خرچ کرنے والا ہوتا ہے اور نیچے والا ہاتھ سوالی۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ میں اس شخص کے لئے جنت کی ضمانت دیتا ہوں جو مجھے یہ ضمانت دے کہ وہ لوگوں سے کچھ نہیں مانگے گا۔

مراجع ومصادر

۱۔ سورۃ البقرۃ آیت نمبر ۲۶۲

۲۔ الذاریٰت آیت نمبر ۱۹

۳۔ یوسف القرضاوی کی تصنیف اسلام اور معاشی تحفظ صفحہ نمبر ۱۲۰ البدر پبلی کیشن لاہور طباعت ۱۹۶۸

۴۔ الانعام آیت نمبر ۱۵۱

۵۔ بنی اسرائیل آیت نمبر ۳۱

۶۔ البقرۃ آیت نمبر ۲۵۴

۷۔ الھمزہ آیت نمبر ۲،۳،۴

۸۔ التوبہ آیت نمبر ۳۴

۹۔ ابوداؤد، سلیمان بن اشعث ،سنن ابی داود، کتاب الزکوۃ رقم الحدیث نمبر ۱۶۹۸، ۳۴۳، دارالسلام اردو طباعت ۲۰۰۷

۱۰۔ سنن ابوداؤد، کتاب الزکوۃ، رقم الحدیث نمبر ۱۶۹۹ صفحہ نمبر ۳۴۳

۱۱۔ التغابن، آیت نمبر ۱۶

۱۲۔ آل عمران ، آیت نمبر ۹۲

۱۳۔ الحدید آیت نمبر ۱۸

۱۴۔ اسلام اور معاشی تحفظ صفحہ نمبر ۴۷

۱۵۔ سنن ابوداؤد، کتاب الزکوۃ، رقم الحدیث ۱۶۳۳ صفحہ نمبر ۳۰۱

۱۶۔ سنن ابوداؤد، کتاب الزکوۃ، رقم الحدیث ۱۶۴۸ صفحہ نمبر ۳۱۳

۱۷۔ سنن ابوداؤد، کتاب الزکوۃ، رقم الحدیث ۱۶۴۳ صفحہ نمبر ۳۱۰